بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد وعلى آله و صحبه أجمعين.

ایک خاتون جنت کا سبق آموز واقعہ

صحیح بخاری و مسلم میں ایک جنتی عورت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جس میں ہمارے لئے بیش قیمت سبق اور درس عبرت و نصیحت بھی ہے۔

عن عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ :ألاَ أُرِيكَ امرأةً مِن أَهلِ الجَنَّة؟ قال عطاء :فَقُلْت: بَلَى، قال :هذه المرأة السَّوداء أَتَت النَّبي -ﷺ- فقالت :إنّي أُصرَع، وإنّي أَتكَشَّف، فَادعُ الله تعالى لِي، قال» :إن شِئتِ صَبَرتِ ولَكِ الجَنَّةُ، وَإِن شِئْتِ دَعوتُ الله تعالى أنْ يُعَافِيك «فقالت: أَصبِرُ، فقالت :إنّي أَتكَشَّف فَادعُ الله لي أَن لاَ أَتكَشَّف، فَدعَا لَها . (البخاري ٥٦٥٢، مسلم ٢٥٧٦)

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمھیں میں ایک جنتی عورت کو نہ دکھاؤں؟ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ضرور دکھائیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ سیاہ فام عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر تم چاہو تو صبر کرو تمھیں اس پر جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دیتا ہوں"۔ اس نے عرض کیا کہ میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے کہا کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ دعا فرمادیں کہ میرا ستر نہ کھلا کرے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

(اس خاتون کا نام سعیرۃ اسدیہ یا ام زفر تھا۔ یہ حبشیہ تھیں اور یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کنگھی کرتی تھیں۔ اسے مرگی کا دورہ شیطان کی دراندازی کی وجہ سے پڑتا تھا، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ وہ کہنے لگی: مجھے شیطان خبیث سے ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں وہ مجھے ننگا نہ کر دے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرما دی۔ آئندہ جب اسے شیطان کی طرف سے خطرہ محسوس ہوتا تو وہ غلافِ کعبہ کو پکڑ لیتی۔ (مسند البزار: ١٢/١٩١، رقم: ٥٠٧٣)

محترم قارئین: آیئے ہم اس عظیم خاتون کے واقعہ پر غور کریں۔ اس کے پاس ایمان ویقین، ثبات قدمی ہے۔ باعفت وپاکدامن، دیندار اور باحیا ہے، اس کو تکلیف اور مصیبت کا باعث مرگی کا مرض ہے، جس نے اسے پریشان کرر کھاہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرنے آئی تھی کی اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ اس کی اس تکلیف کو دور کر دے اور اس مصیبت سے نجات دے دے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی طرف رہنمائی فرمائی جو اس کے لیے اس سے بڑھ کر فائدہ مند ہے، وہ یہ کہ اس آزمائش ومصیبت پر صبر کا دامن تھامے رہے اور اس کے بدلے میں جنت ہے۔ چنانچہ اس پاکباز خاتون نے صبر کرنے کے نتیجے میں بہتر بدلہ، حسین وخوبصورت انجام کا انتخاب کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت وبشارت کے ساتھ اہل جنت میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس نے صبر کا انتخاب کیا سوائے اس کے کہ مرگی کی حالت میں بے پردہ ہو جاتی اور اس کے کچھ اعضاء اور جسم کے حصے بے نقاب ہو جاتے، اگرچہ وہ اس معاملے میں اپنی بیماری کی وجہ سے قابل عذر ہے کیونکہ وہ بلا ارادہ اور بغیر اختیار کے ہی بے پردہ ہو جایا کرتی تھی، نہ بے پردگی اسے قبول اور نہ برہنہ ہونا اسے پسند ہے۔ اس کی حیا ، قوت ایمانی، دل کی پاکیزگی اور اس کی ذہانت و فطانت نے اسے اس بے ارادہ برہنہ ہونا سب سے زیادہ مضطرب وپریشان کرر کھاہے، اس نے عرض کیا کہ میں صبر کا دامن تھام کرر کھوں گی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی سے اتنی دعا ضرور فرمادیں کی جب مجھے بیماری کا دورہ پڑے تو میں بے پردہ نہ ہوا کروں۔ یعنی یہ ایسی چیز ہے جس پر میں صبر نہیں کر سکتی، چاہے یہ میری مرضی کے بغیر ہی ہو، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی، اس کے بعد اسے مرگی کا دورہ پڑتا اور نبی ﷺ کی دعا کی وجہ سے بے ستر نہیں ہوتیں۔

یہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پردہ نہ ہونے کے لیے دعائے خیر کا مطالبہ کرتی ہے، اس کے مقابلے میں اس خاتون کا کیا بنے گا جو آج ارادۃً اور قصداً بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہے، اے اسلام کی بیٹی! کیا تو خاتون جنت ہونا پسند نہیں کرتی؟

خواتین اسلام کو چاہیے کہ اللہ تعالی سے مخلصانہ وعاجزانہ دعا کریں کہ اللہ تعالی انہیں بے پردگی اور عریانی سے محفوظ رکھے اور ان کی عزت وناموس پہ کوئی حرف نہ آئے اور دامن داغدار نہ ہو پائے، دعائے ماثور ہے

"اللهم استر عوراتنا و آمن روعاتنا" اے اللہ ہمارے عیوب پر پردہ ڈال، اور ہمارے خوف کو امن سے تبدیل کر دے۔

قارئین کرام ! اس خاتون جنت کا واقعہ ایک عظیم واقعہ ہے جس میں اعلیٰ اخلاق، حسین صفات، اچھی اقدار، حسنِ حیاء، قلبی پاکیزگی کا تذکرہ ہے، ہاں! اس نے کہا کہ "جب مجھے بیماری کا دورہ پڑتا ہے تو میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمادیں کہ میرا ستر نہ کھلا کرے" یہ بے پردگی جو اپنی مرضی اور پسند کے بغیر ہوا، اور ایسی حالت میں کہ جس حالت میں اسے مورد الزام ٹھہرایا نہیں جا سکتا۔

اگر یہ اس خاتون جنت کا حال ہے–اور ایسی اعلی ترین حال اور عظیم ترین خوبی کا کیا کہنا–تو اس عورت کے بارے میں کیا کہا جائے جو عریانیت کا مظاہرہ کرتی، اپنے حسن و جمال، آرائش وزیبائش اپنی مرضی اور پسند سے نمایاں کرتی ہے، ایمان و عقیدہ سے لاتعلق اور بے نیاز اور نہ شرم و حیا کا پاس و لحاظ! قرآنی آیات، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتی ہیں، جن میں عریانیت اور بے پردگی کے بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں پھر بھی ذرہ برابر پرواہ نہیں؟

یہ خاتون جنت مرگی کے مرض کی وجہ سے بے ستر ہو جاتی تھی، لیکن پھر بھی اسے بے پردگی قبول نہیں تھی، دور حاضر میں جس طرح بے پردگی، عریانی، بے حیائی وبے غیرتی اور آرائش وزیبائش کا برملا اظہار کیا جاتا ہے یہ بھی ایک قسم کی مرض ہی کہلائے گی لیکن اس کی نوعیت الگ ہے اور اس کا سبب ایمان کی کمزوری، حیا کا ختم ہو جانا نیز نفسانی خواہشات کی پیروی ہے اور جب کوئی شخص اپنی خواہشات کا شکار ہو جائے اور اس کی لذتوں کے حصول میں اندھا ہو جائے تو وہ ایک طرح کی مرگی کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اسے اللہ سبحانہ تعالی کی رضا و خوشنودی کی طلب ہوتی ہے اور نہ غیضب و غضب کا ڈر ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں بہت سے فتنے اور خواہشات کے محرکات کی کثرت اور اس زمانے میں لوگوں کی زندگیوں میں طرح طرح کے فتنوں کے پنپنے اور نئے اسباب کی وجہ سے اس قسم کی مرگی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ جدید وسائل و ذرائع، چینلز، سائٹس جن کا اصل مقصد فتنوں کو ہوا دینا اور لوگوں کی نفسانی خواہشات کو برانگیختہ کرنا ہے چنانچہ آفت و مصیبت بڑھ گئی اور عریانیت کی آندھی تیز ہو گئی۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی عظیم کتاب زاد المعاد میں مرگی کی اس قسم اور اس میں مبتلا لوگوں کی حالت اور اس فتنے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں ان کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ مختلف النوع فتنے اور شدید طوفان جو ایمان ویقین کو متاثر کرتے ہیں اور اخلاق وحیا کو متزلزل کرتے ہیں، اپنے زمانے کے لوگوں کی حالت کے بارے میں بیان کرتے ہیں، اگر موجودہ زمانے میں فتنوں کی کثرت اور لوگوں کی حالت کو دیکھتے تو کیا فرماتے: "زیادہ تر خبیث شیطانی روحیں انسانوں پر ان کے ایمان کی کمزوری اور ان کے دلوں اور زبانوں کا ذکر الہی، مناجات، اور نبوی ماثور دعاوں سے یکسر غافل ہونے کی وجہ سے غلبہ پاتی ہیں۔ پھر شیطانی روح اس آدمی سے ملتی جو (دعاوں) سے لیس نہیں تھا، غیر مسلح جس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تو اسے متاثر کر دیتی ہیں۔

اور اگر غلاف ہٹا دیا جائے تو اکثر انسانی روحیں ان شیطانی روحوں کی قید اور ان کے چنگل میں ہوتی ہیں، جہاں چاہا بھگا دیا نہ ان سے باز آسکتے اور نہ ہی ان کی مخالفت کر سکتے ہیں۔ اور یہ سب سے بڑا مرگی کا مرض ہے جب اسے الگ کر کے معائنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ حقیقت میں مرگی کا مریض تھا۔ اللہ حامی وناصر ہو۔

اور اس مرگی کا علاج عقل سلیم، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، یقین کامل، نبوت ورسالت کی تصدیق اور اس بات پر یقین جو رسول لائے ہیں، اور یہ کہ جنت وجہنم اس کی قلب ونظر کے سامنے ہو اور لوگوں کے ساتھ وقوع پذیر وبائی امراض، آفات وبلیلات جو ان کے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح برستے ہیں جن سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ اور یہ سخت بیماری ہے، لیکن جب یہ مصیبت اتنی پھیل گئی کہ وہ صرف اسی کو دیکھ سکتا تھا جو مصیبت زدہ تھا تو وہ حیران یار نجیدہ نہ ہوا۔

اللہ تعالی اپنے بندے کے لیے بھلائی چاہتا ہے تو وہ اس کشمکش سے نجات دے دیتا ہے اور اہل دنیا کو دائیں بائیں مبہوت دیکھتا ہے خواہ ان کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہو، ان میں سے کچھ پاگل ہیں، اور ان میں سے کچھ کئی بار صحت یاب ہو کر پھر اپنے جنون کی طرف لوٹ آتے ہیں، اور ان میں سے کچھ ایک بار صحت یاب ہو کر دوسری بار پاگل ہو جاتے ہیں۔ اگر اس سے افاقہ حاصل ہوتا ہے تو اہل حل وعقد والا کام کرتے ہیں لیکن پھر جب مرگی لوٹ آتی ہے تو وہ الجھن میں پڑ جاتے ہیں"۔ (زاد المعاد ۴/ ۶۳)

ابن قیم رحمہ اللہ نے یہ بات اس وقت فرمائی جب انہوں نے شر وفتن اور عصر حاضر کے نت نئی تبدیلیوں کو نہیں دیکھا جو ایمان کو تباہ وبرباد، اخلاق کو متزلزل اور شرافت اور حیا کو ختم کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو قانون وشریعت کا پابند، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع طریقے کی پیروی نہیں کرے گا تو ان برائیوں اور فتنوں میں ملوث ہو جائے گا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے سرپٹ بھاگے گا۔

اے مومنہ خاتون !اس سیاہ فام خاتون کی زندگی پر غور کرو، سچی ایمان والی، شرم وحیا کی پیکر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر رہی ہے مصیبت پر صبر کرتے ہوئے فرماتی ہے: "إِنِّي أَتَكَشَّف فَادعُ الله لِي أَن لاَ أَتَكَشَّف "(مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ دعا فرمادیں کہ میرا ستر نہ کھلا کرے۔ اگر اسے بے پردگی کے خوف سے یہ حال ہے تو تمہارا کیسا رویہ ہونا چاہئے؟

عصر حاضر میں چند خاتون جھوٹی تہذیبوں اور مہلک ترقی کے سحر کی وجہ سے بڑی شکست وریخت اور خوفناک تبدیلی سے دوچار ہیں۔ نئی تہذیب اور اس کی زرق وبرق سے مرعوب دوشیزاوں نے معمولی، انتہائی حقیر اور اخلاقی پستی میں ان کی اندھی تقلید شروع کر دی اور اپنے اوپر بڑا جرم کر رہی ہے اور دین وایمان، اسلامی تشخص اور شعار کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

ہر مومنہ عورت کو چاہئے کہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے، اس کے حضور جواب دہی کو نظر کے سامنے رکھے اور یہ کہ اللہ رب العالمین قیامت کے دن اس سے اس کی حیا، اس کی پردہ پوشی، اس کی عفت وعصمت اور رب کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کے بارے میں سوال کرے گا۔

جب چند عورتیں شہوت کی مرض میں مبتلا اور عریانیت کی دلدادہ ہو گئیں تو انہوں نے کئی طرح کے جرم کئے۔ بیشتر مسلم ممالک اور دنیا کے کئی حصوں میں خواتین اسلام بے پردگی، عریانیت، فحاشیت اور زیب وزینت کا برملا اظہار کرتی نظر آتی ہیں جس کی کوئی مثال عہد نبوی کی جلیل القدر خواتین، پاکباز صحابیات طیبات کی حیات طیبہ اور ان کی پیروی کرنے والی، ایمان والی، دیانتدار، عفت وعصمت، شرم وحیا کی پاسدار کی زندگی میں نہیں ملتی۔

دور حاضر میں خواتین حسن وجمال کا برملا اظہار کرتی ہیں، کوئی سینہ کھولتی، گردن دکھلاتی، بالوں کو ننگا کرتی، پنڈلی اور ران کو ظاہر کرتی ہیں، مختلف قسم کی بے پردگی، عریانیت، فحاشیت اور زیب وزینت بے خوف وخطر نمایاں کرتی نظر آتی ہیں نہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کا ڈر اور نہ شرم وحیا کا پاس ولحاظ ؟!

کیا ان عورتوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا اور اللہ کے سامنے جواب دہی کے لیے کھڑا ہونا یاد ہے ؟! پھر آخرت میں ہر برائی کا حساب اور سزا، ہر گھناؤنے فعل کا انجام جو وہ کر رہی ہیں ؟!

ان کے ایمان کے تعلق سے کس چیز نے دھوکا دیا؟ شرم وحیا کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈالا ؟! اور کس چیز نے انہیں اس پستی تک پہنچادیا اور تنزلی کے گڑھے میں گرادیا؟!

خواتین اسلام کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے، اپنے آپ کو عریانیت سے بچائیں، اپنے رب، مالک حقیقی اور قادر مطلق سے مدد مانگیں کی اللہ تعالی انہیں عفت وعصمت ، حیا اور پردہ عطا کرے، بکثرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول عظیم دعا "اللهم استر عوراتنا و آمن روعاتنا" اے اللہ ہمارے عیوب پر پردہ ڈال، اور ہمارے خوف کو امن سے تبدیل کردے" کا ورد کرتے رہنا چاہیے، اپنی عفت وعصمت، شرم وحیا کا خیال کریں عزم مصمم کے ساتھ اپنے ایمان کی حفاظت کرتی رہیں، ہدایت وتوفیق کا مالک اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.

(قصة امرأة من أهل الجنة)

الشيخ عبد الرزاق بن عبد المحسن البدر حفظه الله

ترجمہ وتفہیم: محمد جاوید اختر مدنی

داعیہ: جمعیۃ الدعوۃ والإرشاد، حوطہ بنی تمیم